REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم جمعہ
۲۸ ربیع الاول ۱۳۷۶ھ
فی پرچہ ۱/

جلد ۴۵/۱۰ ۲ نبوت ۱۳۳۵ھش ۲ نومبر ۱۹۵۶ء نمبر ۲۵۷


## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۔ یکم نومبر ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے ۔ کہ

"اسہال کی تکلیف بدستور ہے"۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص التزام اور توجہ سے دعائیں جاری رکھیں ؛

# برطانیہ اور فرانس نے مصر پر متحدہ بحری اور فضائی حملہ کر دیا

## قاہرہ، اسمٰعیلیہ پورٹ سعید اور دوسرے شہروں پر بمباری ۔ قاہرہ میں سات افراد ہلاک

قاہرہ یکم نومبر ۔ رات برطانیہ اور فرانس نے مصر پر متحدہ بحری اور فضائی حملہ کر دیا ہے ۔ رات جیٹ بمبار جہازوں اور بحری بیڑے نے نو بجکر ۴۰ منٹ پر یکدم قاہرہ ۔ اسمٰعیلیہ پورٹ سعید اور دوسرے شہروں پر بمباری شروع کر دی ۔ یہ بمباری متواتر ہو رہی ہے ۔ برطانوی دفتر جنگ نے جو اعلان جاری کیا ہے ۔ اس میں حملہ کا کوئی ذکر نہیں ہے ۔ بلکہ اس میں یہ کہا گیا ہے ۔ کہ دونوں ملک صرف نہر سویز کے اہم ٹھکانوں پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں ۔ قاہرہ ریڈیو نے رات اطلاع دی کہ برطانیہ اور فرانس کے جیٹ بمبار ہوائی جہازوں نے قاہرہ اسمٰعیلیہ پورٹ سعید اور دوسرے بڑے بڑے شہروں پر بمباری کی ہے ۔ جو ابھی تک جاری ہے ۔ ان جہازوں نے پھٹنے والے اور آگ لگانے والے بم گرائے ہیں ۔

قاہرہ میں سات آدمی ہلاک ہوئے ہیں اور جائدادوں کو کافی نقصان پہنچا ہے برطانوی وزیر اعظم مسٹر سلون لائڈ نے کل ایک بیان میں اس امر کی تردید کی ۔ کہ برطانیہ اور فرانس نے مصر پر حملہ کر دیا ہے ۔ انہوں نے کہا ہم صرف نہر سویز پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں ۔ یہ حملہ دار العوام میں برطانوی وزیر اعظم سر انتھونی ایڈن کی تقریر کے چند منٹ بعد ہی کیا گیا ہے ایک برطانوی ہوا باز نے جو بمباری کر کے واپس آ رہا تھا ۔ قبرص میں اخبار نویسوں کو بتایا کہ میں نے جن شہروں پر بمباری کی ہے ان پر بلیک آؤٹ نہیں تھا ۔ اور میں اپنے مقصد میں کامیاب رہا ہوں ۔ سر انتھونی ایڈن نے کل رات دار العوام میں مشرق وسطیٰ کی صورت حال کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے کہا تھا ۔ مصر میں برطانیہ اور فرانس کا اقدام عارضی کارروائی کی حیثیت رکھتا ہے ۔ انہوں نے کہا مصر ایسی پالیسی پر عمل کر رہا ہے ۔ جو برطانیہ اور فرانس کے خلاف ہے ۔ اس وقت صورت یہ ہے ۔ کہ اسرائیلی دستے برابر آگے بڑھ رہے ہیں ۔ اور وہ نہر سویز کے بہت قریب پہنچ گئے ہیں ان حالات میں ہماری طرف سے فوری کارروائی ضروری تھی ۔ ہمارا مقصد مصر کو روکنا نہیں ہے بلکہ جنگ کو روکنا ہے ۔ صدر آئزن ہاور کے اس بیان کا ذکر کرتے ہوئے کہ امریکہ مشرق وسطیٰ کی جنگ میں شریک نہیں ہوگا ۔ مسٹر ایڈن نے کہا اپنے اہم ترین مفادات کی حفاظت کے لئے برطانیہ کو امریکہ سے سمجھوتہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

مخالف پارٹی کے لیڈر مسٹر گیٹسکل نے ایوان میں بار بار مطالبہ کیا کہ مسٹر ایڈن اس بارے میں ان تفصیلات سے مطلع کریں جو فرانس کے ساتھ طے ہوئی ہیں ۔ مسٹر ایڈن نے تفصیلات بتانے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ تفصیلات کے بتانے سے ملکی مفاد کو شدید نقصان پہنچنے کا احتمال ہے ۔ مسٹر گیٹسکل نے کہا میں بالآخر یہ سمجھنے پر مجبور رہوں ۔ کہ مسٹر ایڈن یہ نہیں چاہتے کہ ایوان کسی نتیجے یا فیصلہ پر پہنچ سکے ۔ انہوں نے خبردار کیا کہ مخالف پارٹی کو اعتماد میں لئے بغیر ایک ایسا اقدام کیا گیا ہے کہ جس کا خمیازہ ساری قوم کو بھگتنا پڑے گا ۔ برطانوی دار العوام نے بالآخر کثرت رائے سے وزیر اعظم سر انتھونی ایڈن کے اس فیصلے کی توثیق کر دی ۔ کہ اگر مصر اور اسرائیل نے جنگ بند نہ کی ۔ تو نہر سویز کے علاقہ میں فوجیں داخل کر دی جائیں ۔ اس کی حمایت میں ۲۷۰ ووٹ اور اس کے خلاف ۲۱۸ ووٹ ڈالے گئے ۔

اقوام متحدہ میں روسی مندوب نے کہا ہے کہ مصر پر برطانیہ اور فرانس کے حملے کی صورت میں روس خاموش نہیں رہے گا ۔ روسی صدر نے بھی عرب ملکوں کے عوام کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی ہے ۔ انہوں نے کل شامی صدر شکری القوتلی کا ہوائی اڈے پر خیر مقدم کرتے ہوئے کہا روس عرب ملکوں کو جارحانہ حملوں سے بچانے کے لئے ان کے ساتھ ہے ؛

## آج رات جنرل اسمبلی کا ہنگامی اجلاس طلب کیا جا رہا ہے

نیویارک یکم نومبر ۔ یوگوسلاویہ کی تجویز کے مطابق مشرقی وسطیٰ کی تازہ ترین صورت حال پر غور کرنے کے لئے آج رات جنرل اسمبلی کا ہنگامی اجلاس طلب کیا جا رہا ہے ۔ سلامتی کونسل میں یوگوسلاویہ کے نمائندے نے یہ اجلاس بلانے کی تجویز پیش کی تھی ۔ چھ ووٹ اس کے حق میں اور چار خلاف آئے ۔ آسٹریلیا، بلجیم اور بعض اور ملکوں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا ۔ برطانیہ کی یہ تحریک پاس نہیں ہو سکی ۔ کہ یوگوسلاویہ کی تجویز قابل قبول نہیں ہے ۔

## نوائے پاکستان کے ایک افترا کی تردید

"نوائے پاکستان" نے لکھا ہے کہ قادیان میں اطلاع دی گئی تھی کہ ایک منافق آ رہا ہے ۔ یہ اطلاع غالباً شیخ بشیر احمد صاحب کے متعلق تھی ۔ ہم اس الزام کے متعلق لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہتے ہیں ۔ شیخ صاحب کے قادیان جانے کا علم ان کی واپسی کے بعد ہوا ہے ۔ ہاں قادیان کے جلسہ سے پہلے یہ پتہ لگا تھا کہ اللہ رکھا قادیان جانے کی کوشش کر رہا ہے ۔ اس کے لئے قادیان میں اطلاع دی گئی تھی ؛

## چو این لائی ۲۶ دسمبر کو پاکستان آئینگے

کراچی یکم نومبر ۔ وزیر اعظم جناب حسین شہید سہروردی نے کل چین کے دورے سے کراچی واپس پہنچنے پر بتایا کہ چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی دسمبر کی ۲۶ تاریخ کو جوابی دورے پر پاکستان آئیں گے ؛


ایسوسی ایٹ ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲ نومبر ۱۹۵۶ء

# جماعتی نظام

الفضل میں ہم اس بات کی وضاحت کئی بار کر چکے ہیں۔ کہ ایک جماعت یا تنظیم کسی طرح یہ برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ اپنے اغراض و مقاصد کے مخالفین کو جو اسکی جڑیں کھوکھلی کرنے کے لئے اندر ہی اندر سازشوں تک کریں اپنے اندر رہنے کی اجازت دے۔ ہر جماعت اور تنظیم کا بنیادی حق ہے۔ کہ ایسے ارکان کو نظام سے خارج کر دے۔ خاصکر جب ایسے لوگ اپنے کردار سے یہ ثابت کر دیں۔ کہ وہ نظام کے مخالف ہیں۔ اور خود بخود نظام سے علیحدہ ہونا چاہتے ہیں۔ جو اس کے اغراض و مقاصد میں ممد و معاون ہونے کی بجائے انہیں نقصان پہنچانے پر تلے ہوئے ہیں۔ کوئی مہذب انسان ایسی جماعت یا تنظیم پر یہ الزام نہیں لگا سکتا۔ کہ ایسے افراد سے جماعت کے دوسرے ارکان کو متنبہ کرنے سے انہیں کوئی سوشل نقصان پہنچایا گیا ہے۔

ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص جس کا رویہ جماعتی نظام کے خلاف ہے۔ اور جو جماعت سے نہ صرف خود ہی علیحدہ رہتا ہے۔ بلکہ جماعت کے خلاف ظاہر و درپردہ پراپیگنڈا کرتا رہتا ہے۔ اگر جماعت سے اس کی علیحدگی اور جماعت کے ارکان کو اس سے ہوشیار رہنے کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے۔ تو ایسے شخص کو اس کارروائی پر کوئی اعتراض کی گنجائش نہیں ہونی چاہیئے۔ اگر وہ اعتراض کرتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہی نکل سکتا ہے۔ کہ وہ جماعت کے اندر فتنہ پیدا کرنے کا خواہشمند ہے۔ اور اس غرض فاسدہ کے لئے وہ نہیں چاہتا کہ جماعت کے ارکان اس کے حالات سے واقف ہوں۔ تاکہ وہ اندر ہی اندر فتنہ انگیزی کا کام جاری رکھ سکے۔

ایک شخص جو کھل کر مخالفت کرتا ہے۔ اس کا معاملہ جداگانہ ہے۔ جماعت کے تمام ارکان اس کی معاندانہ اور مخالفانہ کارروائیوں سے واقف ہوتے ہیں۔ اور کوئی انسان ان سے دھوکہ نہیں کھا سکتا۔ لیکن جو شخص جماعتی نظام کو مانتا تو نہیں۔ اور اس کی برائیاں کرتا ہے۔ مگر باقاعدہ طور پر جماعت سے علی الاعلان جدا ہونے کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھاتا۔ اگر جماعت ایسے شخص سے اپنے ارکان کو متنبہ کرنے کا کوئی اقدام کرتی ہے۔ تو اگر ایسے شخص کو اس پر غصہ آتا ہے۔ تو کیا یہ حیرت ناک نہیں ہے؟ اگر وہ جماعت سے اپنے اختلاف میں نیک نیت ہوتا۔ تو اس کو خوش ہونا چاہیئے۔ نہ کہ الٹا غصہ کرنا چاہیئے۔ غصہ سے تو یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ نیک نیت نہیں۔ بلکہ دوسروں کو غلط فہمی میں رکھنا چاہتا ہے۔

موجودہ فتنہ کے دوران میں جماعتہائے احمدیہ نے بعض لوگوں سے قطع تعلقی کے ریزولیوشن پاس کئے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ایک ریزولیوشن لاہور کی جماعت احمدیہ نے بھی پاس کیا ہے۔ جس میں بعض لوگوں کے نام لے کر انہیں جماعت سے علیحدہ تصور کرنے کے متعلق اعلان کیا گیا ہے۔ اور جو الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اس ریزولیوشن میں صاف طور پر کہا گیا ہے۔ کہ ایسے لوگوں نے اپنے کردار سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ جماعت سے خود بخود علیحدہ ہو گئے ہیں۔ چنانچہ اس میں کہا گیا ہے۔ کہ

"پس ایسے لوگوں نے اپنے اس رویہ سے مبائعین کی جماعت سے خود عملاً خروج اور علیحدگی اختیار کر لی ہے۔"

اب یہ الفاظ صاف ہیں۔ اگر کسی شخص کو غصہ آنا چاہیئے۔ تو اس لئے آنا چاہیئے تھا کہ اس کا نام ایسے لوگوں میں خواہ مخواہ شامل کر دیا ہے۔ کیونکہ اس نے اپنے کسی رویہ سے مبائعین کی جماعت سے خود خروج اور علیحدگی اختیار نہیں کی۔ بلکہ ریزولیوشن میں اس پر ناحق اتہام لگایا گیا ہے۔ لیکن کیا یہ حیرت ناک نہیں ہے۔ کہ ایک شخص جو یہ کہتا ہے کہ

"میں نے آج تک مرزا محمود احمدؓ (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی۔"

جس نے تقریباً آٹھ سال سے جماعتی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لیا۔ جس نے مرزا بشیر الدین کی قیادت کو کبھی قبول نہیں کیا۔ جس نے آج تک مرزا محمود احمدؓ سے کبھی ملاقات نہیں کی۔ جس نے ہمیشہ مرزا بشیر الدین کی قیادت پر اپنی قیادت کو ترجیح دی ہے۔ جو گذشتہ آٹھ سال سے جماعت احمدیہ کا ایک آنے کا بھی رکن نہیں ہے۔ جس نے چودھری اسد اللہ خاں کی برسوں سے صورت نہیں دیکھی۔ اور نہ کبھی تمنا کی ہے۔ جسے یہ بھی علم نہیں۔ کہ مسجد احمدیہ کہاں ہے۔ اور اس میں کیا کچھ ہوتا ہے"

کیا یہ حیرت ناک نہیں ہے۔ کہ جو شخص اپنے متعلق یہ سب کچھ آپ تسلیم کرتا ہے۔ اس کو اس بات پر غصہ آئے۔ کہ اس کے متعلق ریزولیوشن میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ اس نے اپنے رویہ سے خود مبائعین کی جماعت سے خروج کر لیا ہے۔ اس لئے ہم اس کو اپنی جماعت کا رکن نہیں سمجھتے۔ اور اتنا غصہ آتا ہے۔ کہ جو کچھ اس کے منہ میں آتا ہے۔ کہے چلا جاتا ہے۔ اور ذرا ندامت محسوس نہیں کرتا۔ پھر جب یہ شخص اب لاہور میں رہتا ہے تو لاہور کی جماعت کا فرض تھا۔ کہ ایسا کرتی۔ نہ کہ گجرات کی جماعت کا جہاں وہ اب نہیں رہتا۔

یہ شخص کون ہے۔ اس کی اپنی زبانی سنیئے۔ ایک مکتوب مفتوح میں جو احراری اخبار "نوائے پاکستان" میں شائع ہوا ہے۔ لکھتا ہے:۔

"یہاں یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ والد مرحوم احمدی تھے۔ اور اوائل عمر تک مجھے پیدائشی احمدیوں کی فہرست میں شمار کیا جاتا رہا ہے۔ تعلیم کا سارا زمانہ میں نے گجرات میں ہی گزارا اور جب تعلیم سے فارغ ہوا۔ اور لاہور آکر ملازمت کی۔ اس وقت مجھے جماعت احمدیہ سے گوشہ نشینی اختیار کئے تین سال گزر چکے تھے۔ گویا اپنی طالب علمی کے آخری سالوں میں ہی اس جماعت سے علیحدہ ہو چکا تھا۔ علیحدہ کا لفظ اس لئے لکھ رہا ہوں۔ کیونکہ اس جماعت میں ہر احمدی کے گھر پیدا ہونے والے شخص کو مجبوراً تمام جماعتی سرگرمیوں میں حصہ لینا پڑتا ہے۔ اور گو میں نے بیعت نہیں کی تھی۔ لیکن اس کے باوجود باپ کے حکم اور خاندان کے دوسرے لوگوں (جو کہ سب احمدی ہیں) کے ایماء پر جماعتی سرگرمیوں میں حصہ لینا پڑتا تھا۔"

پھر آگے لکھتا ہے:۔

"جب میں بالغ ہوا۔ اور میری بالغ نظری نے اس جماعت میں رہ کر بہت کچھ دیکھا۔ تو گجرات میں اپنی طالب علمی کے زمانہ میں ہی میں نے جماعتی نظام پر لاحول بھیج دیا تھا۔ اور جب میں لاہور آیا۔ تو جماعت احمدیہ لاہور کی سرگرمیوں میں حصہ لینے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ گویا مرزا محمود اور ان کے خوشامدیوں کے خیال کے مطابق اگر کبھی میں احمدی تھا۔ تو وہ میرا تعلق جماعت احمدیہ گجرات سے تھا۔ نہ کہ جماعت احمدیہ لاہور سے اس لئے اگر میرے اخراج کی ضرورت بھی پیش آئی تھی۔ تو جماعت احمدیہ گجرات کو ایسی قرارداد پیش کرنی چاہیئے تھی۔ نہ کہ جماعت احمدیہ لاہور کو۔ ..................

اخراج اسی شخص کا ہوتا ہے۔ جو کہ انجمن یا ادارے کا رکن ہو۔ لیکن اخراج اس شخص کا کبھی نہیں سنا۔ جو خود اس انجمن یا ادارے کو ٹھکرا کر علیحدہ ہو گیا ہے۔ اور پھر لطف کی بات یہ ہے۔ کہ آج آٹھ سال کے طویل عرصہ کے بعد اخراج کا اعلان کیا گیا ہے۔"

ہم نے بعض اخلاقی فقرے اور الفاظ جو اس شخص نے استعمال کئے ہیں۔ حذف کر دیئے ہیں۔ اگر اس شخص کے دل میں اپنے والدین کی ہی ذرا سی عزت ہوتی۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر گذار ہوتا۔ کہ اس کے نیک والدین کی وجہ سے اس کے باطن پر کم سے کم آٹھ سال تک پردہ پڑا رہا۔ اگر ان آٹھ سالوں میں بھی اسے احمدی سمجھا جاتا رہا ہے۔ تو اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے۔ کہ اس کے والدین مخلص احمدی تھے۔ اگر وہ احمدی نہیں رہا تھا۔ تو اس کے لئے یہی کافی نہ تھا۔ کہ وہ جماعتی سرگرمیوں میں حصہ نہ لے۔ ایسے بہت سے لوگ ہیں۔ جو عملاً کمزور ہوتے ہیں۔ مگر ان کا ایمان ہوتا ہے۔ اگر اس شخص کی حالت بھی ایسی ہوتی۔ کہ عملاً کمزور ہوتا۔ مگر اس کا ایمان ہوتا۔ تو پھر تو اسے ریزولیوشن پر غصہ آنا کسی حد تک جائز تھا۔ یہ عجیب غصہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ لاہور نے تو اس کے رویہ سے اس کے از خود خروج کا اعلان کیا ہے۔ اور وہ آپے سے باہر ہو گیا ہے۔

جماعت احمدیہ کو چاہیئے تھا۔ کہ ایسے شخص کا نوٹس پہلے لیتی۔ اور جماعت کو اس سے متنبہ کرتی۔ جماعتی نظام میں کسی کے والدین یا بھائی کی نیکی کا لحاظ نہیں ہونا چاہیئے۔

اس شخص سے آخر میں ہم صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں۔ کہ اپنے مکتوب مفتوح اور ایک ٹریکٹ میں اس نے جو باتیں کہی ہیں۔ کوئی اسکی اپنی جدت نہیں ہے۔ بلکہ ایسی باتیں اس کے پیشرو لوگوں نے ایک بار نہیں کئی بار کہی ہیں۔ مگر آخر انہیں تھک کر خاموش ہونا پڑا ہے۔ اسی طرح اس کو بھی تھک کر خاموش ہونا ہے۔ اور کارواں منزل کی طرف چلتا چلا جائے گا۔

---

# اعلان

جماعت ہائے احمدیہ و موصی صاحبان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مکرم بابو عبد العزیز صاحب سیکرٹری بہشتی مقبرہ کے عہدہ سے فارغ کئے جا چکے ہیں۔ اور ان کی جگہ مکرم قاضی عبد الرحمٰن صاحب اس عہدہ پر مقرر کئے گئے ہیں۔ لہذا اب وصیت کے تعلق میں مکرم بابو صاحب کے نام پر کوئی خط و کتابت نہ کی جاوے۔ (ناظر اعلیٰ)

---

**خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں**

# "پیغام صلح" کے چند مغالطے

(سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل مورخہ یکم نومبر ۱۹۵۶ء)

— مکرم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی —

اب رہ گیا وہ "خط" جس کے شائع کرنے کا میں نے آپ سے مطالبہ کیا تھا۔ اس کے متعلق آپ نے جو رویہ اختیار کیا ہے وہ بڑا ہی عجیب وغریب ہے۔ میرا نہائت واضح اور صاف الفاظ میں (جسے آپ نے بھی نقل کیا ہے) یہ مطالبہ تھا کہ:-

۱۔ پورا اور سارا خط شائع کیا جائے نہ کہ اس کا ایک ٹکڑا یا اس کا ایک حصہ

۲۔ خط کا فوٹو شائع کیا جائے۔ نہ کہ عکس۔ کیونکہ عکس میں آدمی اپنی حسب مرضی کچھ گھٹا بڑھا سکتا ہے۔ مگر فوٹو میں یہ بات ممکن نہیں۔ اگر کاٹ کر جوڑا جائے گا تو فوٹو میں بھی صاف معلوم ہوگی اگر کسی خاص فقرے پر کوئی کاغذ چسپاں کیا جائے گا۔ تو فوٹو میں فوراً معلوم ہو جائے گا)

مگر جناب ایڈیٹر صاحب نے میرے دونوں مطالبے پورے نہیں کئے۔ نہ پورا خط پیش کیا۔ نہ فوٹو شائع کیا۔ مگر نہائت دلیری کے ساتھ لکھ دیا کہ "ہم شیخ صاحب کا مطالبہ پورا کرتے ہوئے ذیل میں حضرت مولانا نورالدین رح کے اصل خط کا عکس پیش کئے دیتے ہیں"۔ ذرا فرمائیں تو سہی آپ نے میرا کونسا مطالبہ پورا کیا؟ صحافتی بد دیانتی کی یہ بدترین مثال ہے۔ جو آپ نے پیش کی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میں اب دوبارہ ببانگ دہل آپ سے بڑے زور کے ساتھ دوبارہ مطالبہ کرتا ہوں کہ

۱۔ آپ پورا اور مکمل خط شائع کریں

۲۔ خط کا عکس نہیں بلکہ اس کا فوٹو پیش کریں۔

۳۔ اگر کسی وجہ یا کسی خاص مصلحت سے مکمل خط کا فوٹو پیش نہ کر سکیں تو آخری صورت یہ ہے کہ مجھے اپنے دفتر میں بلوالیں۔ اور ایک نظر سے مجھے اس "اصلی" خط کو دیکھ لینے کا موقعہ دیں۔ لیکن اگر آپ یہ بھی نہ کر سکیں۔ اور یقیناً یقیناً نہیں کر سکیں گے۔ تو میں آپ سے پھر یہ بادب عرض کروں گا۔ کہ "روز آخرت کے حساب سے ڈریے اور حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق جھوٹ بولنے اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ پر بہتان باندھنے سے پرہیز کیجئے۔ اللہ تعالےٰ آپ پر رحم فرمائے۔

اور ہاں ذرا یہ بھی ارشاد ہو کہ پیش کردہ خط کے ان الفاظ کا مخاطب کون ہے۔ کہ "مجھے ابتداءً آپ لوگوں نے دبایا مدت تک اس مصیبت میں مبتلا رہا۔ جب کبھی نکلنا چاہا رنگ برنگ کی مالی بدظنی ہوتی رہی"؟ ۔ فرمائیں کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو دبانے ۔ ان کو مدت تک مصیبت میں مبتلا رکھنے اور ان پر رنگ برنگ کی مالی بدظنی کرنے والے کون بزرگ تھے؟ جبکہ پیغام صلح کا اپنا اقرار ہے کہ یہ خط خواجہ کمال الدین صاحب کو مولانا حکیم نورالدین رض نے لکھا تھا۔

میں نے جب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کی خدمت میں عرض کیا کہ منبر پر "میرا پیارا محمود" کہنے کے بعد پرائیویٹ خط میں حضرت خلیفہ اول ان کو نالائق کس طرح لکھ سکتے ہیں؟ اس کا پیغام صلح نے یہ جواب دیا ہے کہ "پیارے محمود والی تقریر ۱۹۱۲ء کی ہے۔ اور خط جس میں نالائق کا لفظ ہے۔ (مئی) ۱۹۱۳ء میں لکھا گیا جبکہ حضرت مولانا پر اصل حقیقت حال کا انکشاف ہو چکا تھا"

(پیغام صلح ۱۹ ستمبر)

اگرچہ جناب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کی یہ توجیہہ اور تاویل نہائت بودی اور کمزور ہے۔ تاہم اتمام حجت کے طور پر ہم مئی ۱۹۱۳ء کے بعد حضرت خلیفہ اول رض کی ایک تحریر آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:-

حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔ کہ "میں ۸ ستمبر ۱۹۱۳ء کو حضرت خلیفۃ المسیح (اول) کی خدمت میں گیا اور میں نے کہا مجھے آج حضرت اقدس (مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے اشتہارات کو پڑھ کر پتہ مل گیا ہے۔ کہ پسر موعود میاں صاحب (حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز) ہی ہیں۔ تو جناب حضرت خلیفۃ المسیح (اول) نے فرمایا کہ

"ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں۔ اور ان کا ادب کرتے ہیں!"

اس کے فوراً بعد حضرت پیر منظور محمد صاحب نے حضرت محمود کے پسر موعود ہونے کے متعلق تمام دلائل ایک رسالہ کی شکل میں جمع کئے۔ اور اس میں حضرت خلیفہ اول رض کے یہ الفاظ بھی لکھے۔ پھر حضرت خلیفہ اول رض کی خدمت میں اس رسالہ کا مسودہ لے گئے تو آپ نے مسودہ پڑھ کر اس پر اپنے قلم سے یہ فقرہ لکھا۔

"یہ لفظ میں نے برادرم پیر منظور محمد سے کہے ہیں۔ نورالدین ۱۰ ستمبر ۱۹۱۳ء"

بعد میں اس تحریر کے چربے کے ساتھ پیر صاحب نے یہ رسالہ "پسر موعود" کے نام سے شائع کر دیا۔ غالباً احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کی لائبریری میں یہ رسالہ موجود ہوگا نکال کر ملاحظہ فرمالیں۔

اب فرمائیں کہ آپ کی وہ مئی ۱۹۱۳ء والی بات کہاں تک درست رہی؟ ۱۰ ستمبر ۱۹۱۳ء کی صاف اور واضح تحریر کی بھی آپ اگر کوئی غلط تاویل کریں۔ تو پھر میں آپ سے دوبارہ عرض کروں گا کہ ایسی تاویل کر کے آپ حضرت خلیفہ اول کو نعوذ باللہ منافق ثابت کر رہے ہیں۔ جو ۱۲ مئی ۱۹۱۳ء کو خواجہ کمال الدین صاحب کو یہ لکھتے ہیں کہ "محمود نالائق ہے"! اور ۸ ستمبر ۱۹۱۳ء کو پیر منظور محمد صاحب سے یہ کہتے ہیں کہ میں میاں صاحب کو پسر موعود سمجھتا اور ان کا ادب واحترام کرتا ہوں اور دو دن کے بعد ۱۰ ستمبر کو اپنے قلم سے اپنے اس بیان کی تصدیق بھی کر دیتے ہیں"۔

اسی پر بس نہیں بلکہ اپنی آخری بیماری کے ایام میں اپنی بجائے حضرت محمود کو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ امام الصلوٰۃ مقرر فرماتے ہیں۔ کیا حضور نے آپ کے قول کے مطابق ایک "نالائق" کو نمازیں پڑھانے کے لئے مقرر کیا۔ اور انہیں آپ کے "بزرگوں" میں سے کوئی "لائق" آدمی اس کام کے لئے نہ ملا۔

علاوہ ازیں یہ بات ہماری سمجھ اور عقل سے بالا ہے۔ کہ جب ۱۲ مئی ۱۹۱۳ء کو (آپ کے قول کے مطابق) حضرت محمود (نعوذ باللہ) "نالائق" تھے۔ تو ۲۹ مارچ ۱۹۱۴ء کے "پیغام صلح" میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزندوں کو (جن میں حضرت محمود سب سے اول شامل ہیں) کیوں "صالح صاحب عفت۔ صاحب علم۔ نہائت نیک اطوار اور ائمۃ الہدیٰ تسلیم کیا گیا؟

اس حالت میں جبکہ آپ کے قول کے مطابق ان کو "نالائق" لکھنے والا زندہ موجود تھا؟ کاش رات کی تاریکی میں پلنگ پر لیٹ کر اور تہجد کے پر فضا ماحول میں شب کو اٹھ کر آپ اس معاملہ میں غور فرمائیں تا اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے محمود کے بغض سے آپ کا سینہ پاک کر دے۔ اور آپ حضرت محمود کو اسی نظر سے دیکھنے لگیں۔ جس نظر سے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ وفات کے وقت تک دیکھتے رہے:

میں نے اپنے مضمون مندرجہ الفضل میں سرسری طور پر لکھا تھا۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زندگی میں بغاوت کے بانی قادیان میں بیٹھے خلافت کو اڑانے کی تدبیریں کر رہے تھے۔ اور اس طرح یہ لوگ جماعت میں فتنہ پھیلانے کا موجب ہوئے۔ یہ بات کچھ جھوٹ نہ تھی۔ کیونکہ دنیا نے دیکھ لیا کہ حضرت خلیفہ اول رض کی وفات کے بعد انہوں نے اپنی طرف سے خلافت کو اڑا دیا۔ اور جب خدا تعالےٰ نے خود خلافت کو قائم فرما دیا۔ تو یہ لوگ سخت ناراض ہو کر قادیان سے نکل گئے۔ اور لاہور میں اپنا اڈہ جمایا مگر میری اس سچی گواہی پر جناب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح بہت برہم ہوئے اور انہوں نے اپنے اخبار ۲۶ ستمبر کے پرچہ میں دو کالم اس کی صفائی میں سیاہ کر دیئے۔ اس لئے ہم مجبوراً اس معاملہ میں خود جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم کی اپنی تحریر پیش کرتے ہیں۔ جس سے صاف پتہ لگ جائے گا۔ کہ خود حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا خیال مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کے متعلق کیا تھا؟ سنیئے اور خوب غور سے سنیئے اور اس کے بعد سوچیئے کہ اس کی کیا تاویل کرنی چاہیئے اور برابر سوچتے رہیئے۔ یہاں تک کہ آپ کا دماغ تھک جائے اور کوئی تاویل آپ کی سمجھ میں نہ آئے۔

پڑھیے" جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم اپنے رسالہ حقیقت اختلاف صفحہ ۴۴ پر فرماتے ہیں۔ اور کس صفائی سے فرماتے ہیں۔

"حضرت مولوی صاحب (مراد حضرت خلیفہ اولؓ) نے ہماری تحریروں پر اعتماد نہ کیا۔ اور ...... ہمیں ان لوگوں میں شامل کیا۔ جو فتنہ کے اصل موجد تھے۔"

اس رسالہ میں جناب مولوی محمد علی صاحب یہ بھی فرماتے ہیں۔ "دوبارہ بیعت لینے سے یہ ضرور ظاہر ہوتا تھا۔ کہ ہم چاروں نے گویا اسی فتنہ کو اٹھایا ہے۔"

یہاں "چاروں" سے مراد پیغام صلح کے چار مستند بزرگ ہیں۔ یعنی مولوی محمد علی صاحب۔ سید محمد حسین صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور شیخ رحمت اللہ صاحب۔

آگے چل کر پیغام صلح نے نہایت سخت شکایت اس امر کی کی ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ان کے متعلق یہ تحریر فرمایا کہ

"ہمارے پاس وہ سامان موجود ہے۔ جس سے انشاءاللہ ان کے پول کھل جائیں گے۔"

اگر حضرت صاحب نے یہ لکھا تو کونسا جھوٹ لکھا۔ اب دیکھ لیجیے۔ کہ آپ کے "پول" کس طرح کھل رہے ہیں۔ اور ع

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق پیغام صلح نے جو یہ الزام لگایا ہے۔ کہ انہوں نے حضرت خلیفہ اولؓ۔ بزرگانِ دین اور انبیائے کرامؑ کے لیے "ناشائستہ" الفاظ استعمال کیے۔ تو یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ان تمام اصحاب کو اپنا بزرگ۔ اپنا مقتدا۔ اور اپنا پیشوا سمجھتے ہیں۔ تو یہ بات کس طرح ممکن ہو سکتی ہے۔ کہ انہی کی شان میں وہ "ناشائستہ" الفاظ استعمال کریں۔ صاف اور کھلی ہوئی بات ہے۔ کہ کسی کے متعلق کوئی شخص کوئی سخت لفظ اسی وقت کہہ سکتا ہے۔ جب وہ اسے بزرگ اور واجب التعظیم نہ سمجھے۔ (جیسا کہ خود پیغام صلح حضور کے متعلق گندے سے گندے الفاظ لکھنے سے نہیں چوکتا) اس صورت میں لازماً یہی سمجھا جائے گا۔ کہ پیغام صلح اپنے بغض اور عداوت کے جوش میں آنکھوں پر ٹھیکری رکھ کر حضور کے الفاظ کو غلط معنی پہنا رہا ہے۔ مثال میں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پیش کرتا ہوں۔ مسلمانوں کے عوام اور علماء آج تک بڑے زور شور کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ الزام لگا رہے ہیں۔ اور اخباروں۔ رسالوں اور کتابوں میں لکھ رہے ہیں۔ کہ (نعوذ باللہ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے متعلق نازیبا اور ناشائستہ الفاظ استعمال کیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی میں بار بار فرمایا۔ کہ بھائیو۔ جب میں قرآن کریم کے بموجب اور اپنے آقا حضور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد کے مطابق حضرت عیسٰی علیہ السلام کو خدا کا نبی مانتا ہوں۔ اور خود مثیلِ مسیح ہونے کا دعویٰ کرتا ہوں۔ تو یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ میں ان کی ہتک کروں؟ مگر آپ کی یہ بات کسی نے بھی نہ سنی۔ اور اب تک یہی رٹ لگا رہے ہیں۔ کہ "مرزا غلام احمدؑ نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی ہتک کر دی۔"

اس سے بھی بڑھ کر حیرت آتی ہے۔ اس اتہام اور بہتان پر جو غیر احمدی علماء حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر لگاتے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ! نعوذ باللہ! نعوذ باللہ! حضرت اقدسؑ نے پاکوں کے سردار۔ حضور خاتم النبیین۔ رسول کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ اقدس و اعلیٰ میں نازیبا الفاظ استعمال کیے۔ (صد لاکھ مرتبہ اس بدبخت پر خدا کی لعنت اور پھٹکار ہو۔ جو ایک لمحہ کے لیے بھی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق کوئی ادنیٰ سا بھی برا خیال اپنے دل میں لائے۔ حضور کی ہتک تو بہت بڑی بات ہے)

بالکل یہی حال آج کل ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کا ہو رہا ہے۔ ہم لاکھ کہیں۔ کہ حضرت محمود نے حضرت خلیفہ اول رضؓ اور دوسرے بزرگان کی ہرگز کوئی ہتک نہیں کی۔ یہ آپ کی سمجھ اور فہم کا قصور ہے۔ یا پھر جان بوجھ کر آپ لوگوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں مگر سنا کون ہے؟

(باقی)

## ایک غلط فہمی کا ازالہ

ملک احسان اللہ صاحب آف لاہور سابق مبلغ افریقہ نے ایک خط کے ذریعہ اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ الفضل میں منافقین کے متعلق جو قرار دادیں شائع ہو رہی ہیں۔ ان میں ایک نام ملک عطاء الرحمٰن کا بھی ہے۔

بعض دوست غلطی سے اس سے مراد میرے بھائی ملک عطاء الرحمٰن صاحب مبلغ فرانس کو سمجھ سکتے ہیں۔

سو اس اعلان کے ذریعہ واضح کیا جاتا ہے۔ کہ قرار دادوں میں جس عطاء الرحمٰن کا ذکر ہے۔ وہ ملک عطاء الرحمٰن راحت (گجراتی) ہے۔ نہ کہ کوئی اور۔

ملک عطاء الرحمٰن صاحب آف لاہور ابن ملک خدا بخش صاحب مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلص احمدی ہیں۔ اور اس وقت فرانس میں قرآن مجید کا روسی زبان میں ترجمہ کرانے کے مبارک کام میں مشغول ہیں۔

(ادارہ)

# خواب کے ذریعے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صداقت کا انکشاف

مکرم مرزا برکت علی صاحب آف ابادان عراق سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں تحریر کرتے ہیں:

عراق - ۱۰/۱۱/۵۶

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

حضور عالی - ۱۹۱۱ء یعنی ۴۵ سال قبل کا ایک رویا جس کی بناء پر میں احمدی ہوا تھا عرض کرتا ہوں۔

سیدنا۔ "۱۹۱۱ء میں میں نے دیکھا۔ کہ ایک ایسے جنگل میں ہوں۔ جہاں چاروں طرف درندے ہی درندے از قسم شیر۔ چیتے۔ بھیڑیے۔ سؤر وغیرہ اِدھر اُدھر اور اُدھر سے اِدھر بھاگ رہے ہیں۔ میں سخت خوف زدہ ہو کر رو رہا ہوں۔ کہ اتنے میں ایک مسجد سامنے دکھائی دی۔ میں اس کے اندر داخل ہو گیا۔ جونہی میں اندر داخل ہوا۔ ایک نہایت خوبصورت نوجوان جس کے سر پر سفید پگڑی بندھی ہوئی تھی کو دیکھا۔ اس نے میری بیقراری کی حالت اور گریہ زاری کو دیکھ کر میرے سر پر شفقت پدرانہ کی طرح ہاتھ رکھا۔ اور کہا "مت ڈر۔ یا مت خوف کھا" اس کا اتنا کہنا تھا۔ کہ آنِ واحد میں وہ تمام درندے غائب ہو گئے۔ اور میں بیدار ہو گیا۔"

صبح میں نے اپنے والد مرزا حبیب اللہ خاں صاحب کو خواب سنائی۔ کہنے لگے۔ خواب مبارک ہے۔ کوئی مرشد کامل ملے گا۔ (والد صاحب مرحوم پکے وہابی تھے۔ اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے دوستانہ تعلقات تھے)

۱۹۱۷ء میں بابو غلام قادر صاحب یا بابو عبد الرشید صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین سنٹرل ورکشاپ ڈویژن امرتسر کے ساتھ قادیان گیا۔ اور مسجد مبارک میں نماز کے بعد حضور کو دیکھا۔ تو بعینہٖ وہ خواب کا نظارہ آنکھوں کے سامنے آگیا۔ کیونکہ واقعی ایک نہایت حسین نوجوان جس کے سر پر سفید پگڑی بندھی تھی۔ مشرق کی طرف منہ کر کے محراب میں بیٹھا تھا۔

میں حضور اقدس کے چہرہ کی طرف ٹکٹکی لگائے دیکھ رہا تھا۔ ۱۹۱۱ء کے خواب کا نظارہ میری آنکھوں کے سامنے تھا۔ کہ یہ وہی شخص ہے۔ جس نے میری بیقراری کی حالت اور گریہ زاری کو دیکھ کر مسجد میں میرے سر پر شفقتِ پدرانہ کی طرح ہاتھ رکھ کر کہا تھا۔

"مت ڈر یا مت خوف کھا۔"

اور مرحوم والد بزرگوار نے فرمایا تھا۔ کہ "کوئی مرشد کامل ملے گا۔" میں نے رہائش گاہ پر جا کر کہا کہ میں بیعت کرنی چاہتا ہوں۔ دوستوں نے کہا۔ کہ اور تحقیقات کر لیں۔ میں نے کہا جو کرنی تھی کر لی۔ اور اسی روز حضور کے دستِ مبارک پر بیعت کر لی۔ اس روز میں اکیلا ہی بیعت کرنے والا تھا۔ الحمد للہ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

سیدنا اگر ۱۹۱۷ء میں حضور کی زیارت نہ ہوتی۔ اور اللہ تعالیٰ نے بذریعہ خواب رہنمائی نہ فرمائی ہوتی۔ تو میں عیسائی ہو گیا ہوتا۔

سیدنا! میرے الفاظ میں فرق ہو سکتا ہے۔ واللہ خواب کے نظارہ میں فرق نہیں ہے۔ اس وقت جبکہ میں عمر کے ساٹھویں سال میں سے گذر رہا ہوں۔ آج سے ۴۵ سال قبل کا نظارہ میری آنکھوں کے سامنے اسی طرح کا ہے۔ والسلام

حضور کا ادنیٰ ترین خادم طالب دعا مرزا برکت علی آف ابادان حال مقیم عراق

## درخواست دعا

میرے والد محترم صاحبزادہ محمد طیب صاحب لطیف صدر محلہ دار الصدر غربی ربوہ بعارضہ ملیریا بخار چند دنوں سے بیمار ہیں۔ قارئین کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ سید عبد اللطیف دار الصدر غربی ربوہ

# انصار اللہ کے دوسرے سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

## پہلے دن کا دوسرا اجلاس

انصار اللہ کے دوسرے سالانہ اجتماع کے افتتاحی اجلاس منعقدہ ۲۶ر اکتوبر ۱۹۵۶ء کی روئداد اور ورزشی مقابلوں کی رپورٹ ۲۸ر اکتوبر ۱۹۵۶ء کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ ذیل میں ۲۶ر اکتوبر کے دوسرے اجلاس کی روئداد درج ذیل کی جاتی ہے۔

مورخہ ۲۶ر اکتوبر کو مغرب و عشاء کی با جماعت نمازوں کے بعد ساڑھے سات بجے شب انصار اللہ کا دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ پروگرام کے مطابق اس اجلاس کا آغاز درس قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دیا۔

### سالانہ رپورٹ

درس کے بعد قائد عمومی مکرم مولانا ابوالعطاءؔ صاحب نے تفصیلی فیصلہ جات سال گذشتہ کے متعلق رپورٹ پیش کی۔ نیز آپ نے انصار اللہ مرکزیہ کی سالانہ رپورٹ بھی پڑھ کر سنائی۔ رپورٹ میں آپ نے انصار اللہ کی اہمیت اور اس کے قیام کی غرض پر روشنی ڈالنے کے بعد بتایا کہ دو سال قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کی تحریک کو پوری طرح بیدار کرنے کے لئے صدارت کی ذمہ داری خود قبول فرمائی۔ اور محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے ذمہ نیابت صدارت کے فرائض رکھے۔ انصار اللہ کے لئے یہ صورت حال بہت ہی با برکت اور مفید ثابت ہوئی۔ اور اب واقعات بتا رہے ہیں کہ اس تجویز نے انصار اللہ کی تحریک کے لئے اکسیر کا کام کیا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے انصار اللہ کی طرف آتے سے انصار اللہ میں ایک نئی روح اور نئی تحریک جاری ہو گئی چنانچہ گذشتہ سال کا سالانہ اجتماع نہایت پر کیف اور روحانی ماحول میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس کے بعد وہ تحریک اور وہ رَو بفضلہ تعالیٰ خاصی تیز ہو گئی۔ اور گذشتہ سال کئی لحاظ سے ایک خوشکن سال ثابت ہوا۔ اس میں آئندہ ظہور پذیر ہونے والے اہم کاموں کی بنیاد پڑی۔ اس کے بعد آپ نے انصار اللہ کے مرکزی دفتر کے لئے ایک عالیشان عمارت کی تعمیر خدمت خلق دیدہ زیب ٹریکٹوں کی اشاعت، تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تعلیمی نصاب اور انصار اللہ کے دستور کی تدوین سے متعلق امور پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ اس ضمن میں گذشتہ سال کیا کام ہوا۔

### مجلس شوریٰ کا اجلاس

۸ بجے شب محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت مجلس شوریٰ کا اجلاس شروع ہوا جو ۹ بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔ ایجنڈے پر غور و فکر کے بعد اس اجلاس میں حسب ذیل فیصلے کئے گئے

۱۔ آیت قرآنی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر و تومنون باللہ (آل عمران) میں ارشاد خداوندی "تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر" ہمارا ماٹو ہونا چاہیئے۔

۲۔ انصار اللہ کا اپنا جھنڈا ہو اور انعامی جھنڈا بھی دیا جایا کرے۔ نیز جھنڈے کے ڈیزائن وغیرہ کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی بھی مقرر کی گئی۔ جس کے متعلق فیصلہ ہوا کہ یہ حسب ذیل ممبران پر مشتمل ہو۔ ۱۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ۲۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ ۳۔ مولانا ابوالعطاء صاحب ۴۔ صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب ۵۔ چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ۔ ۶۔ محمد شفیع صاحب گوجرانوالہ

۳۔ جو مجالس اپنی تنظیم اور انصار اللہ کے فرائض کی ادائیگی میں مرکز کے فیصلے کے مطابق سب سے اول رہیں۔ انہیں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر انصار اللہ کا اعزازی جھنڈا دئے جانے کی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مرکزیہ مجلس انصار اللہ سفارش کیا کرے نیز یہ بھی فیصلہ ہوا کہ دو انعام رکھے جائیں۔ ایک دیہاتی مجالس کے لئے اور ایک دیہاتی اور شہری مجالس کے مجموعی مقابلہ کے لئے مزید برآں قرار پایا کہ اس بارے میں تفصیلات مجلس عاملہ مرکزیہ تیار کرے۔

۴۔ تربیتی کلاس کا بھی اہتمام کیا جایا کرے۔ جو رسالہ ربوہ سے فی الحال ایک ہفتہ کے لئے ہوا کرے۔

۵ و ۶۔ جسمانی و مجلسی صفائی کے رواج کی عادت ڈالی جائے۔ نیز پابندی اور آداب اجتماع کی ترغیب دی جائے۔ نیز قرار پایا کہ صفائی کے موضوع پر ایک رسالہ شائع کیا جائے۔ جس میں ان تمام امور کا ذکر ہو۔ صفائی کے ضمن میں جنکو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ اس امر کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ کہ سردست جملہ مجالس انصار اللہ اس امر کا خاص خیال رکھیں گی کہ ان کے اراکین اپنے اپنے گھروں کا ماحول صاف رکھیں۔ ان کے کپڑے ہمیشہ صاف ہوں اور جگہ جگہ تھوکنے اور بالخصوص مجلس وغیرہ میں تھوکنے سے کلی طور پر اجتناب کریں

ان فیصلہ جات کے بعد شوریٰ کا اجلاس ۲۷ر اکتوبر ۱۹۵۶ء کو دو بجے بعد دوپہر تک ملتوی کر دیا۔

بعدہٗ سوا نو بجے سے ساڑھے نو بجے تک مکرم مولانا محمد احمد صاحب جلیل نے حدیث کا درس دیا۔ جس کے اختتام پر ۲۶ر اکتوبر کے دوسرے اجلاس کی کارروائی مکمل ہوئی۔ اور انصار اللہ کو شب بخیر کے پیغام کے ساتھ رخصت ہونے کی اجازت دی گئی۔

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

## مکرم محمد احمد صاحب منیر لائل پور کا ایک خط

ذیل میں مکرم محمد احمد صاحب منیر لائلپور کا ایک خط شائع کیا جاتا ہے۔ جو انہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا۔ ایسے ہی اور بھی بہت سے خطوط آ رہے ہیں۔ جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پیغام صلح میں مولوی عبدالمنان صاحب کا بیان پڑھ کر احباب پر اصل حقیقت واضح ہو گئی تھی۔ اس بیان سے بجائے اس کے کہ ان کی صفائی ثابت ہوتی۔ ہر مخلص احمدی پر یہ بات ظاہر ہو گئی کہ میاں عبدالمنان صاحب کو جماعت سے کوئی انس نہیں ہے۔ (ادارہ)

سیدی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

پیارے آقا! میرا جسم و جان و مال نثار ہو۔ آپ پر۔ آمین

ایام فتنہ میں جبکہ مولوی عبدالمنان امریکہ میں مقیم تھے اور اپنے بھائی کی شمولیت فتنہ کے بارہ میں ان کو علم ہو چکنے کے باوجود انہوں نے اپنی برأت کے متعلق کچھ بھی تحریر نہ کیا۔ تو ایسی خاموشی سے جو مجھ جیسے کمزوروں نے نتیجہ نکالا وہ یہ تھا کہ مولوی عبدالمنان بھی فتنہ پردازوں والی کشتی میں سوار ہیں۔

حضور! بعض ناخوش فہم احمدی ان دنوں یہ خیال کرتے تھے کہ وہی خلیفہ اول کے خاندان میں سے ایک تعلیم یافتہ رکن ہے شاید وہ اس فتنہ سے اپنے آپ کو بچالے۔ مگر اے عمیق اور دور اندیش آقا! اس کی بے وجہ خاموشی ہمیشہ میرے دل میں شکوک پیدا کرتی رہی۔

پیارے آقا! چند دن ہوئے جبکہ اچانک بعد نماز جمعہ ایک دوست کے ذریعہ پرچہ پیغام "صلح" میں مولوی عبدالمنان صاحب کا شائع شدہ خط پڑھا۔ حضور! وہاں پر چھ سات افراد اور بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ سب نے اس خط کے سننے کے بعد یہی نتیجہ نکالا کہ اس خط کے ایک نقطہ سے بھی جماعت اور خلیفۃ المسیح الثانی سے وفاداری ظاہر نہیں ہوتی صرف یہی موجودہ فتنہ سے اپنا دامن پاک ہونے کا ذکر ہے۔ درحقیقت یہ تمام الفاظ کا دھوکا ہے

حضور! اس خط کو پڑھ کر خوشی بھی ہوئی اور افسوس بھی۔ خوشی اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا اندرونہ خود بخود ظاہر ہو گیا۔ افسوس اس بات کا ہوا کہ یہی ایک فرد حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی اولاد میں تعلیم یافتہ تھا سو وہ بھی عضو معطل بن گیا اور اپنے بد اعمالوں کا خود ہی شکار ہو گیا۔

پیارے آقا! یہ حضور کی عمیق نظر اور باریک بینی کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔ اور یہ محض خدا تعالیٰ کے فضل کے باعث ہے۔ کیونکہ اسی حی و قیوم خدا تعالیٰ نے آپ کو وہ دور اندیشانہ دماغ اور دُور رس نظر عطا فرمائی ہے جس سے حضور ہر معاملہ کے باریک سے باریک پہلو تک پہنچ جاتے ہیں۔ چنانچہ اس فتنہ کی تہ تک پہنچنا بھی آپ کا عظیم الشان کارنامہ ہے ہم لوگ جتنا بھی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ تھوڑا ہے۔ کیونکہ اس نے محض اپنے فضل اور نصرت سے اس فتنہ سے جماعت کو بچا لیا۔

پیارے آقا! آخر میں میں اپنے والدین۔ بھنوں بھائیوں اور رشتہ داروں کی طرف سے مولوی عبدالمنان اور ان کے رفقاء سے بیزاری و برأت کا اظہار کرتا ہوں

(حضور کا ادنیٰ ترین غلام محمد احمد منیر لائلپور)

# ایمان بالخلافت سے عملاً علیٰحدہ ہو جانیوالے افراد ہرگز جماعتہائے مبایعین کے رکن نہیں ہو سکتے

## مختلف احمدی جماعتوں کی متفقہ قراردادیں

### جماعت احمدیہ مردان

مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۶ء جماعت احمدیہ مردان کا ایک غیر معمولی اجلاس ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد باتفاق رائے سے پاس ہوئی۔

"جماعت احمدیہ مردان کا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے نبی اور مامور ہیں اور جماعت کا مرکز اول قادیان اور پھر ربوہ ہے۔ اور حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد سلسلہ خلافت برحق اور درست ہے خلیفہ کے عزل کا خیال یا نئے خلیفہ کے متعلق منصوبے کرنا خلاف شریعت ہے۔ خلیفہ اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور آئندہ بھی جو ہوگا اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت ہوگا ہم ... حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو خلیفۃ المسیح الثانی اور مصلح موعود تسلیم کرتے ہیں اور امام وقت کی اطاعت واجب سمجھتے ہیں جماعت احمدیہ میں جن لوگوں کو ہم بزرگ یا قابل احترام سمجھتے ہیں اس کے صرف دو وجوہ ہیں اول یہ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لا کر اپنی صلاحیت اور خدمات دینیہ کی وجہ سے قابل احترام ہیں۔ دوم یہ کہ جماعت کو ان کے علم اور تقویٰ سے فائدہ پہنچتا رہا ہے۔

ہر ایک شخص کی قدر اس کی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے ہے۔ اگر کسی محترم شخصیت کا بیٹا یا کوئی رشتہ دار جماعت احمدیہ کے اصولوں پر قائم نہ رہے اور اعمال صالحانہ کو کھو بیٹھے اور جماعت میں تفرقہ اور اختلاف کو ہوا دے تو اسے اپنے محترم باپ یا رشتہ داری کی وجہ سے ہرگز معاف نہیں کیا جا سکتا پس ہم ایسے اشخاص کو کوئی وقعت نہیں دے سکتے اور نہ ہمارا ان سے کوئی تعلق ہے۔

اس وقت تک اخبار الفضل میں جن افراد کے بارہ میں فتنہ میں ملوث ہونے کا یا ان کے معاون ہونے کا اعلان ہو چکا ہے۔ ہمارا نہ ان سے کوئی تعلق ہے اور نہ ان کو جماعت احمدیہ کے افراد سمجھتے ہیں" افراد جماعت احمدیہ مردان۔

خاکسار بشیر احمد ونیس جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ مردان۔

### جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ

جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ کا ایک غیر معمولی اجلاس ۱۹/۱۰/۵۶ کو مقامی مسجد میں منعقد ہوا جس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

۱۔ جماعت احمدیہ ربوہ لاہور اور سرگودھا نے کیارہ اشخاص کے متعلق جو ریزولیوشنز پاس کئے ہیں۔ جماعت ہذا ان کی پرزور تائید کرتی ہے . . . . . . . . . .

. . . . . . . کہ ان منافقین کو جماعت احمدیہ سے خارج شدہ سمجھا جائے۔

اور جو تردیدی بیان مولوی عبد المنان صاحب نے اخبار پیغام صلح مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء میں شائع کروایا ہے وہ محض ایک چالبازی اور دھوکہ ہے جس سے ان کی پوزیشن بد سے بدتر ہو گئی ہے"

غلام حیدر خاں پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ

### جماعت احمدیہ جھلیر۔ دھوپ سڑی وکوٹ میر صاحب والا ضلع لاہور

ہم تمام افراد مرد و زن متعلقہ جماعت احمدیہ جھلیر بشمول دھوپ سڑی وکوٹ میر صاحب والا ضلع لاہور منافقین کے فتنہ سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو گذشتہ انبیاء و آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ بزرگان امت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی واضح پیشگوئیوں کے مطابق مصلح موعود اور خلیفہ برحق یقین کرتے ہیں اور تا زیست حضور کی کامل فرمانبرداری و اطاعت کا عہد کرتے ہیں۔ خلافت کے خلاف جو آواز بھی اٹھے اسے ہم کبھی برداشت نہیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نیز ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت والی بہت لمبی عمر عطا فرمائے تا حضور کے عہد مبارک میں اسلام کی ترقی کے وعدے پوری شان کے ساتھ پورے ہوں۔

(ہم ہیں ممبران احمدیہ)

### جماعت احمدیہ اوکاڑہ

بتاریخ ۱۹/۱۰/۵۶ بروز جمعۃ المبارک جماعت احمدیہ اوکاڑہ کا اجلاس منعقد ہوا اور حسب ذیل قراردادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں

(۱) ہم غلامان حضرت خلیفۃ المسیح الموعود پورے یقین کے ساتھ اس ایمان پر قائم ہیں کہ حضور پرنور برحق خلیفۃ المسیح الموعود مصلح موعود ہیں اور آپ ہی وہ پسر مبارک موعود ہیں جس کے متعلق بشارات دیکر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نوازا تھا۔ آپ کی خلافت حقہ کا انکار خسران مبین ہے

(۲) ہم محکم یقین کے ساتھ اس ایمان پر قائم ہیں کہ اس وقت اسلام اور احمدیت کی ترقی حضور کے وجود باجود سے وابستہ ہے اس لئے ہم کسی حالت میں بھی ایسے اشخاص کے ساتھ تعلق قائم رکھنے کے لئے تیار نہیں ہیں جو احمدی کہلاتے ہوئے ہماری جان سے پیارے امام کے خلاف سازشوں میں شریک ثابت ہوں۔

(۳) ہماری یہ حتمی رائے ہے کہ ایسا ہر شخص خواہ کسی خاندان سے تعلق رکھتا ہو احمدیہ جماعت کا کسی حالت میں بھی ممبر کہلانے کا حقدار نہیں ہے۔

(۴) جماعت احمدیہ لاہور و ربوہ کی طرف سے جن جن افراد کے متعلق اعلان کیا گیا ہے کہ وہ ان جماعتوں کے ممبر نہیں ہیں ان میں سے بعض کی جائدادیں اس ضلع میں ہیں نیز ممکن ہے کہ بعض دوستوں کے تعلقات بھی ان سے ہوں جن کی وجہ سے اب یا آئندہ جماعت ضلع منٹگمری کے ممبر سمجھے جائیں اس لئے ہم ان سب افراد کے متعلق یہ ظاہر کر دینا چاہتے ہیں کہ وہ اب یا آئندہ بھی ہماری جماعت کے ممبر نہیں ہو سکتے۔

(۵) محمد حیات تاثیر جو اس ضلع کے ایک سکول میں ملازم ہے اس کا نام بھی ان لوگوں میں ثابت ہو چکا ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف سازشوں میں شامل ہیں لہٰذا ہم اس امر کا اظہار ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ ہماری جماعت کا ممبر نہیں ہے۔

غلام قادر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اوکاڑہ

### جماعت احمدیہ نوکوٹ

جماعت احمدیہ نوکوٹ کا ایک اجلاس مورخہ ۱۹ اکتوبر کو منعقد ہوا جس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

(۱) جماعت احمدیہ نوکوٹ حالیہ منافقین کے فتنہ اور اس میں شامل ہونے والے تمام افراد سے قطعی لاتعلقی کا اظہار کرتی ہے اور یہ سمجھنے میں حق بجانب ہے کہ ایسے منافقین جن کے متعلق اب کھلی کھلی شہادتیں مل چکی ہیں اور جن کے اسماء وقتاً فوقتاً اخبار الفضل میں شائع ہوتے رہتے ہیں نے اپنے رویہ اور عمل سے عملاً علیحدگی اختیار کر لی ہے اندریں اب اس بات کا قطعی حق نہیں کہ وہ جماعت احمدیہ کی کسی تنظیم کی طرف منسوب ہو سکیں۔

(۲) اب تک جن جماعتہائے احمدیہ نے جو اقدام منافقین سے لاتعلقی کے بارے میں کیا ہے جماعت ہذا اس کی پوری پوری تائید کرتی ہے۔

ہم سب اپنے پیارے آقا کے لئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کے ساتھ لمبی سے لمبی عمر عطا فرمائے۔

حضور کا ادنیٰ غلام محمد یونس

### جماعت احمدیہ سول لائن گوجرانوالہ

ہم ممبران جماعت احمدیہ سول لائن گوجرانوالہ سچے دل سے حضور کی خلافت کے قائل ہیں۔ اور حضور کے مصلح الموعود مظہر الحق والعلیٰ ہونے پر یقین کرتے ہیں اور منافقین کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ تعلق رکھنا چاہتے ہیں تاوقتیکہ حضور کی طرف سے ان کی معافی کا اعلان نہ کر دیا جائے۔ لہٰذا ہم ممبران بہ اتفاق یہ ریزولیوشن پاس کر کے خدمت اقدس میں روانہ کرتے ہیں کہ ہماری جماعت میں اس قسم کا کوئی منافق نہیں ہے اور نہ ایسے منافقین کو ممبر بنائیں گے۔

(جملہ ممبران جماعت احمدیہ سول لائن گوجرانوالہ کے دستخط ہیں)

### دانہ زید کا

جماعت احمدیہ دانہ زیدکا ضلع سیالکوٹ کا ایک عام اجلاس آج مورخہ ۲۱/۱۰/۵۶ کو زیر صدارت چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ دانہ زیدکا منعقد ہو کر حسب ذیل ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس ہوا۔

(۱) جماعت احمدیہ راولپنڈی لاہور۔ ربوہ نے مولوی علی محمد اجمیری۔ میاں عبد الوہاب و میاں عبد المنان اور ان کے ساتھیوں کے متعلق جو ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ وہ راولپنڈی لاہور اور ربوہ کی لوکل جماعتوں کے ممبر نہ سمجھے جائیں اور نہ ہی آئندہ انہیں کسی جماعت میں کوئی جماعت کا عہدہ دیا جائے ہم بھی متفقہ طور پر ان کی تائید کرتے ہیں۔ کیونکہ جماعت احمدیہ سے ان کا کوئی تعلق نہیں رہا بلکہ جماعت کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں ہمارے نزدیک اس فتنہ کے سدباب کے لئے صرف اسی قدر اقدام ان کے لئے ضروری نہیں ہے۔ بلکہ ان کی کارروائیوں سے لاہور اور ربوہ کے علاوہ تمام جماعتہائے احمدیہ کو بھی پوری طرح محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ انہیں جماعت احمدیہ سے خارج شدہ قرار دیا جائے تاکہ انہیں جماعت میں انتشار پھیلانے کا موقعہ نہ مل سکے۔ ہم ان لوگوں کو جماعت احمدیہ کا حصہ نہیں سمجھتے کیونکہ وہ خود اپنے عمل سے ایسا ثابت کر چکے ہیں۔

(حضور کی دعاؤں کے محتاج جملہ افراد جماعت احمدیہ دانہ زیدکا)

### جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں

جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ

کا اجلاس بعد نماز جمعہ ۲۳ اکتوبر ۵۶ء کو ہوا جس میں یہ قرار داد پاس ہوئی۔ جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں ان لوگوں سے جو جماعت میں فساد پھیلا رہے ہیں بریّت کا اظہار کرتی ہے انہوں نے اپنے آپ کو خود ہی جماعت احمدیہ سے خارج کیا ہوا ہے۔ کوئی بھی غیرت مند احمدی ہرگز یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ ایک طرف تو ایک شخص احمدی ہونے کا اقرار کرے اور دوسری طرف حضور انور جیسی بابرکت ہستی سے (جن کے ہاتھوں سے خدا تعالےٰ نئے نئے نشانات کا اظہار فرماتا چلا جا رہا ہے اور حضور کے ساتھ خدا وند تعالےٰ کے وعدے جو حضور کی پیدائش سے پہلے کئے تھے وہ پورے ہو کر ہمارے ایمانوں کی زیادتی کا موجب ہو رہے ہیں) خلوص کا اظہار نہ کرے اس لئے جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں یقینی طور پر یہ سمجھتی ہے کہ جن لوگوں نے جماعت میں فتنہ پھیلا رکھا ہے ان کے ساتھ جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں کوئی تعلق نہیں رکھتی اور نہ ان کو اور نہ ان کے ساتھیوں کو جماعت احمدیہ کا حصہ سمجھتی ہے جماعت ہذا حضور انور کی خدمت میں گذارش کرتی ہے کہ مندرجہ ذیل منافقین کو اور ان کے ساتھیوں کو جماعت کا فرد نہ سمجھا جائے

(۱) میاں عبد المنان۔
(۲) میاں عبد الوہاب۔
(۳) اللہ رکھا گھٹیالیاں۔
(۴) علی محمد اجمیری۔
(۵) فیض الرحمٰن فیضی۔
(۶) عزیز الرحمٰن ملک۔
(۷) محمد حیات تاثیر۔
(۸) عبد اللطیف بیگم پوری۔
(۹) محمد یونس ملتانی۔
(۱۰) حمید عرف ڈاڈھا۔
(۱۱) غلام رسول چک ۳۵۔
(۱۲) نذیر احمد ریاض۔

خاکسار (ڈاکٹر) محمد شفیع پریذیڈنٹ
جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں

## جماعت احمدیہ محمود آباد اسٹیٹ

مورخہ ۱۹/۱۰/۵۶ کو جماعت احمدیہ اسٹیٹ محمود آباد کا ایک اجلاس زیر صدارت سید عابد حسین صاحب پریذیڈنٹ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرار داد بالاتفاق پاس ہوئیں۔

(۱) میاں عبد الوہاب۔
(۲) اللہ رکھا گھٹیالیاں والا۔
(۳) حمید المعروف ڈیڈا۔
(۴) غلام رسول المعروف ۳۵۔
(۵) فیض الرحمٰن فیضی۔
(۶) عزیز الرحمٰن ملک۔
(۷) عبد اللطیف بیگم پوری
(۸) محمد یونس ملتانی۔
(۹) مولوی عبد المنان۔
(۱۰) محمد حیات تاثیر۔
(۱۱) علی محمد اجمیری۔
(۱۲) نذیر احمد ریاض

چونکہ مذکورہ بالا اشخاص نے اپنے رویّے سے مبایعین کی جماعت سے خود عملاً خروج اور علیحدگی اختیار کی ہے اس لئے نہ یہ ہماری جماعت کے افراد ہو سکتے ہیں اور نہ ہی ہماری جماعت میں آئندہ انہیں کوئی جماعتی عہدہ دیا جائے گا۔

انجمن ہائے احمدیہ ربوہ، لاہور اور راولپنڈی نے جو اقدام منافقین سے بیزاری اور لاتعلقی کے بارے میں کیا ہے جماعت ہذا اس پر استحسان اور اطمینان کا اظہار کرتی ہے اور انجمن ہائے مذکورہ کی تائید کرتی ہے

جو شخص حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت سے انحراف کرتا ہے وہ یقیناً اس عہد کو توڑتا ہے اور اسے ہرگز کوئی حق نہیں پہنچتا کہ جماعت مبایعین میں شامل رہ سکے اور وہ عملاً جماعت مبایعین سے باہر اور علیحدہ ہے ایسے شخص کا کوئی قول و عمل جماعت احمدیہ کی طرف منسوب نہیں ہونا چاہیئے۔

(جملہ افراد جماعت احمدیہ اسٹیٹ محمود آباد
بذریعہ سید عابد حسین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ محمود آباد اسٹیٹ سندھ)

# تحریک جدید کے فارم وعدہ جات

## عہدہ داران سرگرمی سے وعدوں کا کام شروع کر دیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ تحریک جدید کی قربانیوں کی آواز ہر احمدی کے کان تک پہنچ جائے تا وہ اپنے ایمان اور اخلاص کے مطابق اپنے عزیز مال کا حصہ راہ خدا میں قربان کر کے اس کے فضلوں کا وارث ہو اس لئے وکیل المال تحریک جدید ربوہ حضور ایدہ اللہ کے خطبات الگ چھاپ کر جماعتوں اور ان کے افراد کو بھی ارسال کرتا ہے۔ تا احباب کرام حضور ایدہ اللہ کے ارشادات کو پڑھ کر شاندار اور نمایاں اضافہ سے لبیک کہیں۔ اسی واسطے عہدہ داران سے وعدوں کے وقت بار بار کہا گیا ہے کہ وہ وعدہ کنندہ کا پورا پتہ فارم میں لکھا کریں۔ مگر باوجود اس کے کئی جماعتیں ہیں اور ان میں بعض شہری بھی ہیں۔ جو فارم میں پورا پتہ نہیں لکھتیں۔ بہت سی جماعتیں ایسی ہیں۔ کہ فارم کا انتظار کرتی رہتی ہیں کہ فارم آئیگا تو وعدوں کی فہرست مکمل کر کے ارسال ہوگی۔ اس لئے دفتر، دفتر اول و دوم کا فارم ایک چٹھی کے ساتھ ارسال کر رہا ہے۔ چاہیئے کہ عہدیداران اور بااثر و رسوخ احباب وعدوں کے اضافہ سے لینے کے لئے توجہ فرمادیں۔ اور ہر وعدہ کنندہ کا پورا پتہ بھی لکھیں۔

ساتھ ہی آپ کو یہ یاد رہنا چاہیئے کہ تحریکیں خواہ کتنی ہی اعلےٰ ہوں۔ جب تک کام نہ شروع کیا جائے اور کام میں سرگرمی نہ دکھائی جائے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ پس اپنے اندر وہ آگ پیدا کرو۔ جو تمہیں انجن بنا دے"۔

پس عہدیداران اتنی کوشش اور جد و جہد سرگرمی سے کریں۔ کہ ان کا اس سال کا وعدہ دفتر اول و دفتر دوم بحیثیت جماعت ڈیوڑھا دوگنا ہو جائے۔ خصوصاً تحریک جدید کے دفتر دوم کے وہ احباب جو اپنے لئے آمد پیدا کر رہے ہیں اور ان کے وعدے ان کی آمد یا ہوا کی نسبت سے بہت کم ہیں۔ وہ اپنے وعدوں میں ایسے غیر معمولی اور نمایاں اضافہ کریں۔ کہ تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کی اہم ضرورت ان کے ایمان و اخلاص سے اسی کا تقاضا کر رہی ہے۔ وہ رسمی طور پر اپنے اہل و عیال کو شامل کر کے بھی اضافہ کر سکتے ہیں۔ دفتر اول کے اکثر مجاہد تو پہلے ہی سے اپنے اہل و عیال کو شامل کر کے قابل تعریف قربانی کر رہے ہیں۔ لیکن اگر کسی دوست کا کم ہو۔ وہ بھی اس پر عمل فرمادیں۔ تا بحیثیت جماعت آپ کی جماعت کا وعدہ شاندار اور غیر معمولی اضافہ کر جائے۔ عہدہ داران حضور کا ارشاد ذیل بھی ذہن میں رکھیں اور اس پر عمل کریں۔ فرمایا۔

ہر احمدی فرد۔ ہر سیکرٹری۔ ہر پریذیڈنٹ اور ہر بااثر و بارسوخ آدمی کا فرض ہے۔ کہ وہ جماعت کے تمام افراد کو تحریک کر کے ان سے تحریک جدید کے وعدے لے۔ ان وعدوں کی اطلاع مرکز کو دے۔ اور پھر وصولی کے لئے پوری کوشش کرے"۔

حضور ایدہ اللہ کے حضور جو وعدے پیش ہو چکے ہیں۔ ان کی ایک فہرست عنقریب احباب کی اطلاع کے لئے شائع کی جائے گی۔ یہ فہرست ان ہی احباب کی ہو گی جن کے وعدے نہایت شاندار ہیں۔ پس اضافہ کے ساتھ وعدہ لینے میں کارکنان پوری تندہی سے کام کریں اور فہرست حضور کی خدمت میں براہ راست ارسال فرمادیں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

## ٹرینڈ گریجوایٹ استانی کی ضرورت

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں ایک ٹرینڈ گریجوایٹ استانی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کا گریڈ ۱۳۰-۱۰-۲۰۰ گرانی الاونس -/۲۰ پراویڈنٹ فنڈ یا پنشن حسب خواہش ریاضی پڑھانے کی اہلیت اور اچھی انگریزی کی قابلیت والی کو ترجیح۔ — ناظر تعلیم

## ولادت

مکرم قریشی نور الدین صاحب ملٹری اکاؤنٹس راولپنڈی کو اللہ تعالےٰ نے پہلا لڑکا ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو عطا فرمایا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ نومولود کے خادم دین بننے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد نواز ملک ٹیلیگراف انجینئرنگ راولپنڈی

# امرائے ضلع جماعتہائے احمدیہ (سابق) پنجاب کی متفقہ قرارداد

## ہم جماعت میں فتنہ پھیلانیوالوں سے کامل برأت کا اظہار کرتے ہیں

## صدر انجمن احمدیہ کے بروقت اقدام پر اظہار اطمینان

امرائے ضلع جماعتہائے احمدیہ (سابق) پنجاب کا ایک اجلاس مورخہ ۲۸؍۱۰؍۵۶ کو زیر صدارت مکرم مرزا عبدالحق صاحب صوبائی امیر بمقام ربوہ منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوا۔

امرائے ضلع جماعت ہائے احمدیہ (سابق) پنجاب اس امر پر اظہار اطمینان کرتے ہیں۔ کہ جماعت ہائے احمدیہ کے ریزولیوشنوں اور احساسات کے پیش نظر صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے میاں عبدالمنان صاحب۔ میاں عبدالوہاب صاحب اور ان کے ساتھیوں کے خلاف بروقت اقدام کر کے فتنہ پردازوں کے لئے جماعت میں کوئی جگہ نہیں رہنے دی۔ اور فتنہ پردازوں کی اس کوشش کو کہ وہ جماعت میں انتشار پیدا کر سکیں ناکام اور کالعدم کر دیا ہے۔

ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آیت استخلاف کے تحت خلیفہ برحق ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے مطابق مصلح موعود ہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کا بے حد احسان ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کی رہنمائی اور اسلام کی خدمت و اشاعت کے لئے ایسا عظیم الشان خلیفہ عطا فرمایا جو ہمارے لئے ہر رنگ میں ہدایت اور برکت کا موجب ہے۔

ہم عزل خلیفہ کے خیال یا ایک خلیفہ کی موجودگی میں اس کے جانشین کے متعلق سوال پیدا کرنے کو اسلامی تعلیم کے خلاف ہونے کی وجہ سے بنہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور ان فتنہ پردازوں سے جن کا ذکر صدر انجمن کے ریزولیوشن میں آیا ہے۔ ہر قسم کی برأت کا اظہار کرتے ہیں۔ پنجاب کی کوئی جماعت انشاء اللہ تعالےٰ ان میں سے کسی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھے گی۔

ہم صدق دل سے یہ عہد کرتے ہیں۔ کہ خدا کے فضل سے ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستہ رہیں گے اور اپنی نسلوں کو خلافت کے ساتھ وابستہ رکھنے کے لئے انتہائی طور پر کوشاں رہیں گے۔ اور اس کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرینگے اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے

اللّٰھم آمین

ممبران جماعتہائے احمدیہ ضلع سرگودھا و صوبائی امیر محمد شریف امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع منٹگمری محمد بخش میر۔ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ۔

قاسم الدین امیر جماعت ہائے احمدیہ سیالکوٹ۔

عبدالمغنی امیر جماعت ہائے ضلع جہلم

محمد بشیر احمد امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع جھنگ

عبدالرحمٰن مبشر عفی عنہ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازی خاں

اسداللہ خاں امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لاہور۔

صفدر علی شاہ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع میانوالی

محمد انور حسین امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ

محمود احمد قائمقام امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع راولپنڈی

محمد احمد ایڈوکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور۔

ملک عبدالرحمٰن خادم امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات۔

---

۴ اور پنڈت نہرو کو اپنے نظریات سے آگاہ کیا۔

بعد ازاں روسی سفیر نے بتایا کہ صدر ناصر نے مجھ سے برطانیہ کے الٹی میٹم کے متعلق بات چیت کی۔ میں اس گفتگو کے بارے میں اپنی حکومت کو فوری طور پر مطلع کر رہا ہوں۔ ایک سوال کے جواب میں روسی سفیر نے کہا کہ صورت حال اہم ہے۔

دریں اثنا قاہرہ کے نیم سرکاری روزنامہ "الجمہوریہ" کے مینجنگ ڈائریکٹر اور مصر کے ایک سابق وزیر کرنل انوار السادات نے برطانیہ اور فرانس کو متنبہ کیا ہے کہ اگر انہوں نے نہر سویز کے علاقہ میں فوجیں اتار دیں تو ہم ان کے خلاف آخری قطرۂ خون تک جنگ کریں گے۔ آپ نے مسٹر ایڈن اور مسٹر گی موے کو براہ راست خطاب کرتے ہوئے کہا۔ آپ نے اور آپ کے رفقاء نے مصر کو بحران میں گرفتار دیکھ کر بڑی گھٹیا حرکت کی ہے۔ لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مصر نہر سویز کی حفاظت کرنا اچھی طرح جانتا ہے۔

# عراقی فوجیں مصر کی درخواست موصول ہوتے ہی حرکت میں آجائیں گی

## شام میں مارشل لا۔ سعودی عرب میں لام بندی۔ اُردن اور لبنان میں ھنگامی صورت حال کا اعلان

بغداد یکم نومبر۔ حکومت عراق کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ عراقی فوجیں مصر کی امداد کے لئے تیار کھڑی ہیں اور مصر کی طرف سے درخواست موصول ہوتے ہی حرکت میں آجائیں گی۔ ترجمان نے کہا کہ ہماری فوجیں ایک منٹ کے نوٹس پر مصر کی امداد کے لئے روانہ ہو سکتی ہیں۔

باوثوق ذرائع کا کہنا ہے کہ اسرائیل کے خلاف مشترکہ فوجی کارروائی کے لئے بغداد، عمان اور قاہرہ کے درمیان بات چیت جاری ہے۔

بیروت کی ایک اطلاع کے مطابق کل رات شام میں مارشل لا، نافذ کر دیا گیا اور صدر نے ایک فرمان کے ذریعے وزیر اعظم صابری العسلی کو فوجی گورنر کے اختیارات دے دئیے ہیں۔ ادھر اردن اور لبنان میں بھی ہنگامی صورت حال کا اعلان کر دیا گیا ہے اور شاہ سعود نے ملک میں عام لام بندی کا حکم دے دیا ہے۔

## ایران

وزیر اعظم ایران مسٹر حسین اعلا نے کل شام تہران میں کہا ہے کہ مشرق وسطےٰ کے موجودہ بحران پر معاہدۂ بغداد کی طاقتوں کے درمیان بات چیت کی ضرورت ہے۔ آپ نے کہا کہ اس بحران سے اس علاقے کے تمام ملکوں کے امن اور سلامتی کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے جن میں ایران اور پاکستان بھی شامل ہیں۔

## افریشیائی گروپ

اقوام متحدہ میں ۲۳ افریقی اور ایشیائی ملکوں کے گروپ نے گذشتہ شب حفاظتی کونسل کے اجلاس کے چند منٹ بعد تیسری مرتبہ مصر کے خلاف اسرائیل کی جارحانہ کارروائی پر غور کیا۔ افریشیائی گروپ نے اسرائیل کے رویہ کی مذمت کی اور برطانیہ اور فرانس کی طرف سے مصر کو الٹی میٹم کے متعلق یہ رائے ظاہر کی کہ مشرق وسطےٰ میں سامراجیت پھر سر اٹھانے لگی ہے۔ گروپ کے ایک ترجمان نے کہا کہ اینگلو فرانسیسی اقدام کے دور رس نتائج برآمد ہوں گے۔

دولت مشترکہ کی حمایتی نمائندے نے یوگوسلاویہ کی اس تجویز کی حمایت کی کہ اسرائیلی جارحیت پر غور و خوض کے لئے جنرل اسمبلی کا ہنگامی اجلاس طلب کیا جائے۔ نمائندے نے تمام افریشیائی ملکوں کی جانب سے مصر کو اخلاقی حمایت کا یقین بھی دلایا۔

## محمد علی

پاکستانی سفیر متعینہ امریکہ مسٹر محمد علی نے آج پھر حکومت امریکہ سے اپیل کی ہے کہ وہ موجودہ نازک صورت حال کے خاتمے کے لئے فوری اور مؤثر کارروائی کرے۔

## مصر نے برطانوی الٹی میٹم مسترد کر دیا

لنڈن یکم نومبر قاہرہ ریڈیو کی اطلاع کے مطابق صدر مصر کرنل جمال عبدالناصر نے کہا ہے کہ مصر برطانیہ کے الٹی میٹم کو کسی حالت میں بھی قبول نہیں کر سکتا۔

بعد میں مصری پریذیڈنسی سے ایک اعلان جاری کیا گیا جس میں کہا گیا ہے کہ یہ الٹی میٹم مصر کے حقوق اور وقار کے منافی ہے۔ اور اس سے اقوام متحدہ کے منشور کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ مصری حکومت کے ایک ترجمان نے کہا کہ اقوام متحدہ میں مصری مندوب اسی بنیاد پر احتجاج کرے گا۔

صدر ناصر نے برطانوی۔ فرانسیسی۔ امریکی روسی۔ یوگوسلاوی اور بھارتی سفیروں کو بھی طلب کیا اور ان کے ذریعہ موجودہ صورت حال کے بارے میں صدر آئزن ہاور، مارشل بلگانن، صدر ٹیٹو (۴)